© rasailojaraid.com

بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کی ذمہ داریاں!

پروفیسر محمد یاسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جو چیز بھی تخلیق کی ہے۔ وہ اس وقت تک کارآمد اور قابل استعمال نہیں ہوسکتی' جب تک کہ وہ تعلیم و تربیت یا تراش خراش کے مراحل سے نہ گزرے۔ سونا بھی زیور کی شکل اختیار کرے تب گلے کا ہار بنتا ہے۔ لکڑی کتنی پائیدار' خوشبودار' مضبوط اور خوبصورت کیوں نہ ہو کسی گھر کی دہلیز نہیں بن سکتی۔ جب تک کہ وہ بڑھائی کی کاٹ چھانٹ سے نہ گزرے۔ قیمتی پتھر کسی مالا میں نہیں جڑتا جب تک کہ وہ کسی جوہر ساز کی سان پر نہ چڑھے۔

اس کائنات میں سب سے حسین تخلیق انسان ہے۔ ''ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم'' اس اعتبار سے سب سے زیادہ تعلیم و تربیت کا محتاج بھی یہی انسان ہے۔ اس دنیا کی خوبصورتی اور امن و امان کا انسان کی تربیت سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی اعلیٰ تربیت کے مثبت اثرات دوسروں پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان ہی دیگر مخلوق کی تربیت میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ تقریباً تمام جانوروں کو سدھارنے اور ان سے خدمت لینے کا کام بھی یہی کرتا ہے۔ طاقتور ترین جانوروں کو ایسا رام کرتا ہے کہ وہ اس کے سامنے دم نہیں مارتے۔ مگر یہی انسان جب غلط تربیت سے بگڑ جاتا ہے تو اس کی غلط کاریوں کے اثرات ہر جگہ نظر آتے ہیں' حتیٰ کہ بندروں کو چوری کرنے کا گر بھی سکھا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علم کو انسان کی فضیلت کا ذریعہ بنایا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کو علم سکھایا اور دیگر مخلوق کے سامنے بطور حجت پیش کر دیا۔ باقی کائنات کو انسان کے لیے مسخر کر دیا۔ اب کائنات سے استفادہ کرنے اور اسے اپنے لیے کارآمد بنانے کے لیے ازحد ضروری ہے کہ انسان علم حاصل کرے اور اس کے مطابق تربیت حاصل کرے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماہرین تعلیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بچوں کی تربیت کی بہترین عمر پانچ سے تیرہ سال کے درمیان ہے۔اس دوران اگر اس کی بہترین تعلیم اعلیٰ تربیت کا بندوبست ہوگیا اور مکمل نگہداشت ہوگئی۔تو سمجھیے کہ بچہ ایک بہترین اور آئیڈیل انسان بن کر سوسائٹی میں آئے گا اور آپ اسے جو بنانا چاہیں بنا سکتے ہیں۔اسے صحیح اور غلط، نیکی اور بدی، اچھی اور بری تمیز سکھلا دیں، سیکھ جائے گا۔یہ عرصہ انتہائی نازک ہے۔جس میں بچہ پوری توجہ چاہتا ہے۔یہ سیکھنے، سمجھنے اور حاصل کرنے کی عمر ہے۔والدین کی اولین ذمہ داری ہے کہ اس دوران بچے پر نظر رکھیں، اس کو وقت دیں۔اچھی صحبت فراہم کریں۔سکول آنے جانے کے اوقات چیک کریں، اس کے دوستوں کا جائزہ لیں، کیسی صحبت اختیار کرتا ہے، پڑتال کریں۔

اس کی درسی اور نصابی کتب چیک کریں۔خاص کر سکول میں حاصل کردہ تعلیم کا بغور جائزہ لیں، اس کی سمت درست رکھیں۔قدم قدم پر رہنمائی کریں۔ہوم ورک کرتے وقت اس کی مدد کریں، اسے احساس دلائیں کہ وہ کسی کی نظر میں ہے اور کوئی اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ایسے میں بچہ نہ صرف بری عادات سے دور رہے گا، بلکہ آنے والے کل میں بھی شریفانہ زندگی بسر کرے گا۔

بعض والدین غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں، لاڈ پیار کی وجہ سے اس کی عادات، رہن سہن، اس کی آمد و رفت پر نظر نہیں رکھتے۔بری سوسائٹی اختیار کرتا ہے، آخر کار وہ وقت آجاتا ہے۔جب بری خصلتیں پختہ ہو جاتی ہیں اور وہ ایک بگڑے نوجوان کا روپ دھار لیتا ہے۔والدین اس وقت ہوش میں آتے ہیں، جب پانی سر سے گزر جاتا ہے۔اس لیے یہ بات بے حد اہمیت کی حامل ہے کہ بچوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحیح تعلیم و تربیت اور نگہداشت بھی کریں۔

اکثر والدین اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے اچھے سکول کا انتخاب کرتے ہیں۔اس کے ساتھ اچھے ٹیوٹر کا انتظام کرتے ہیں۔بھاری فیس ادا کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔اب بچہ سکول کیا پڑھتا ہے، ٹیوٹر کیا تعلیم دیتا ہے۔اس کی پرواہ نہیں کرتے۔آج اکثر گھروں میں کمپیوٹر کی سہولت موجود ہے۔جس میں سی ڈی روم (CD Rom) کی سہولت موجود ہوتی ہے۔والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ہوم ورک کر رہا ہے۔جبکہ وہ سی ڈی لگا کر ایسی Movie دیکھ رہا ہوتا ہے، جو عام حالات میں وہ کسی گھر والے کے ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھ سکتا۔والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا بھی جائزہ لیں۔اس کے ساتھ آج کل موبائل فون بڑا فتنہ بنا ہوا ہے، اس کی افادیت، اہمیت، اپنی جگہ مسلم ہے۔لیکن اس کی تباہ کاریاں اور وقت کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضیاع کسی سے مخفی نہیں ہے۔اس کے ذریعے بچوں کی تربیت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

بچے کی اچھی تربیت کے لیے والدین پر لازم ہے کہ وہ ان کے ساتھ رہیں انہیں وقت دیں۔انہیں اچھے واقعات سنائیں اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کریں۔ان کی خوشیوں میں بھرپور شرکت کریں۔گھر کا ایسا ماحول بنائیں کہ وہ اپنے آپ کو اجنبی نہ سمجھیں۔ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ان سے رابطہ رکھیں۔ان کے ذریعے اس کی خیر گیری کریں۔بچوں کی ضروریات کا خود خیال رکھیں۔ان پر اعتماد کریں گھریلو کام کاج میں شریک کریں۔مختلف تقریبات میں ساتھ رکھیں۔خاص کر مذہبی اور دینی پروگراموں میں ہمراہ لے کر جائیں۔اچھی اور صحت مند تفریح فراہم کریں۔

اسلام نے بھی بچوں کی تعلیم وتربیت کا حکم دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بچہ جب سات سال کا ہو تو اسے نماز کی تلقین کرو اور دس سال کا بچہ اگر نماز نہ پڑھے تو اس کی سرزنش کرو۔نماز کی عادت دراصل بہت سے فوائد رکھتی ہے۔جہاں بچہ پانچ وقت وضو کرے گا ہاتھ منہ دھوئے گا صفائی کا خیال رکھے گا وقت کی پابندی کرے گا اور اس کے مطابق تعلیمی اوقات ترتیب دے گا۔اس کی فکر اور سوچ پاکیزہ ہوگی اچھے خیالات اپنائے گا۔

اسی طرح قرآن حکیم کی تعلیم کا اہتمام کرنا چاہیے۔اس کے لیے صبح وشام مسجد بھیجنا چاہیے۔مسجد کے ماحول کے بہت اچھے اثرات ہوتے ہیں اور قرآن حکیم کے ساتھ صبح وشام کی دعائیں اور مختلف اذکار بھی ازبر کرانے چاہئیں۔چھوٹی سورتیں حفظ کرائیں۔

موجودہ حالات میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے اصول اور ضابطے تبدیل ہوئے ہیں۔اکثر گھروں میں ٹی وی ہیں۔بچہ فارغ اوقات میں مختلف چینل دیکھتا ہے خصوصاً کارٹون دیکھتا ہے یا ڈرامے اور فلمیں دیکھتا ہے۔گویا ٹی وی بذات خود ایک معلم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔بچے جو دیکھتے ہیں اس کی نقل اتارتے ہیں۔لہٰذا والدین ایسے پروگرام ہی انہیں دیکھنے دیں جس سے ان کے اخلاق پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔

آج والدین کی ذمہ داری پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہیں۔اس لیے وہ اس کا احساس کریں تاکہ بچہ ان کی نگرانی میں رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کرے اور وہ ایک کارآمد اور سلیقہ مند با اخلاق اور معاشرے کا ذمہ دار فرد بن کر سوسائٹی میں آئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ ذمہ داری اپنانے کی توفیق دے۔آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

© rasailojaraid.com